Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

۲۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ٭ ۲۴ شہادت ۱۳۵۸ہش ٭ ۲۴ اپریل ۱۹۷۹ء

نمبر ۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ اپریل - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میری لڑکی عزیزہ فضیلت بیگم آف فیصل آباد کا اپریشن لاہور میں ہو رہا ہے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کے کامیاب اپریشن اور کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ)

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار بتاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ ر فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اطلاع

چونکہ اِن دِنوں گرمی زیادہ ہو گئی ہے اِس لئے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جمعرات کے روز حضور ایک بجے دوپہر کے بعد ملاقات نہیں فرما سکیں گے۔ احباب اُس روز صبح ۸½ بجے تشریف لے آیا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

یہ امرِ واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے

ساری ہمّت اور قوّت تبدیلِ اَخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوّت اور دلیری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۳۴، ۱۳۵)

ترجمہ:۔ (جنت اُن متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے) جو خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

(۲) وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ (ھود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اپنے ربّ سے بخشش مانگو پھر اُس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے مُنہ نہ پھیرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قوّت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوّتوں کا مالک وہی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ ساری قوّتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اُس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوّت پانے کے لئے ... انسان کسل اور سُستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ تبدیلِ اخلاق کر دے گا۔

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوّت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امرِ واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے نہیں نہیں، اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمّت اور قوّت تبدیلِ اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوّت اور دلیری ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۲۴ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی نہ ختم ہونے والے اجر پر منتج ہونے والا وصف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اجر و ثواب کو محض ایمان لانے کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان لانے کے بعد پوری استقامت سے اُس پر قائم رہنے اور اس کے مناسبِ حال اعمال بجا لانے کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور چونکہ انسان خود اپنی قوت اور زورِ بازو سے استقامت دکھانے اور ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے پر قادر نہیں ہو سکتا اس لئے ساتھ ہی اس نے بکثرت استغفار کرنے اور اللہ تعالیٰ سے استقامت عطا ہونے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق ملنے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ ہدایت فرمائی کہ آپ اپنے متبعین پر استقامت اور اعمالِ صالحہ کی اہمیت اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں تا کہ کوئی شخص بھی محض ایمان لانے کو کافی سمجھ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھ رہے اور اپنی غفلت کی وجہ سے ایمان ہی نہ گنوا بیٹھے۔ چنانچہ فرمایا:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

(حٰم السجدۃ آیات ۷ تا ۹)

ترجمہ:- تو کہہ دے میں بھی تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا صرف ایک خدا ہے پس تم مستقل مزاجی سے اس (عقیدہ پر) قائم ہو جاؤ اور اُس (یعنی خدا) سے استغفار کرتے رہو (تا کہ پھسل نہ جاؤ) اور (یاد رکھو کہ) مشرکوں کے لئے عذاب (مقدر) ہے وہ مشرک جو نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر ایمان لاتے ہیں یقیناً وہ لوگ جو (خدائے واحد پر) ایمان بھی لائے اور اس کے مطابق انہوں نے عمل بھی کئے ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا اجر (مقدر) ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ کبھی نہ ختم ہونے والا اجر محض ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان پر استقامت دکھانے اور پھر اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور انسان کو ایمان پر استقامت دکھانے اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق خدا ہی عطا کر سکتا ہے۔ کوئی شخص اپنے زورِ بازو سے استقامت دکھانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے پر قادر نہیں ہو سکتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں استقامت دکھانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی وَاسْتَغْفِرُوْهُ فرما کر یہ ہدایت بھی فرمائی کہ بکثرت استغفار اور دعاؤں کو اپنا شعار بناؤ تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت اور اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا کرے اور تم ایمان کو ضائع کرنے اور کفر کی طرف واپس لوٹنے سے محفوظ ہو جاؤ۔

پھر اسی سورۃ میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد استقامت دکھانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کو جو کبھی ختم نہ ہونے والا اجر عطا کیا جائے گا وہ اسی دنیا میں انہیں ملنا شروع ہو جائے گا اور اگلے جہان میں یہاں سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ ملتا چلا جائے گا اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ اجر کس شان اور عظمت کا حامل ہوگا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰم السجدۃ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے، ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس (یعنی جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں دیا جائے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

اس سے استقامت کی عظمت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہ استقامت ہی ہے جس کے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی انسان کو توفیق ملتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کبھی نہ ختم ہونے والے اجر کا مستحق قرار پاتا ہے لیکن دین کے معاملہ میں استقامت کا پیدا ہونا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ حقیقی استقامت انسان میں اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل پر غالب آجاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کر لیتی ہے وہ غیریت کو جلا کر اُسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اصل جگہ پر آجاتی ہے ۔۔۔ استقامت کے حصول کے لئے اوّلاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۱۶)

محبتِ الٰہی میں یہ کیفیت کیسے پیدا ہو کہ وہ قلب پر اپنا قبضہ کر لے اور اس پر غالب آجائے؟ اس کا جواب جیسا کہ حٰم السجدہ کی آیت میں وَاسْتَغْفِرُوْهُ سے ظاہر ہے یہ ہے کہ انسان بکثرت اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرے اور اس سے حصولِ استقامت کے لئے دعائیں مانگے۔ چنانچہ جب ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حصولِ استقامت کا طریق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:-

"دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۲۳۶)

نیز اس ضمن میں دعاؤں اور درود شریف کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

"دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۲۳)

پس استقامت ہی وہ اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو انسان کو کبھی نہ ختم ہونے والے اجر کا مستحق بناتا ہے اور یہ وصف پیدا ہوتا ہے بکثرت استغفار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے۔ استغفار اور درود کی کثرت کے نتیجہ میں محبتِ الٰہی دل پر غالب آکر انسان کو استقامت کے وصف سے متصف کر دکھاتی ہے۔

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات

منزل کا یہ نشاں ہے ظفر کی کلید ہے — یعنی یہی جو چندۂ وقفِ جدید ہے
تعلیم و تربیت کا ذریعہ یہ خوب ہے — خوشنودیٔ خدا کی عنایت مزید ہے
ہو ناصرات دین کی نصرت کا دم بھرو — آساں سی یہ بات ہے قولِ سدید ہے
سو پیسے تیس دن میں بشاشت سے دو اگر — ہو جائیں گے ہزار یہ ہم کو امید ہے
اتنا نہ ہو تو پھر بھی بڑھاؤ قدم ضرور — اللہ، قدردان، علیم و مجید ہے
زیادہ جو دو تو تم کو خدا دے گا بے حساب — وہّاب ہے، کریم و عزیز و حمید ہے
لوگوں کو ہو گی مال سے الفت ہوا کرے — مومن کو اپنے رب سے محبت شدید ہے
کوشش سے اپنی دین کو قوت عطا کرو — راضی ہو جب خدا تو وہی یومِ عید ہے

آواز دے رہا ہے تمہارا امام آج
آواز ہے کہ نصرتِ حق کی نوید ہے

(شاکرہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدس پطرس گندھارا میں

چارسدہ میں عیسائیت کے ابتدائی آثار

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں چارسدہ کے کھنڈرات میں ایک چھوٹا سا کانسی کا مجسمہ برآمد ہوا۔ اس کے فوٹو لئے گئے۔ "آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا" (فرنٹیئر سرکل) ۱۹۱۰ء میں یہ فوٹو شائع بھی ہو گئے۔ لیکن مجسمہ پُر اسرار طور پر غائب ہو گیا۔ آج تک اس کا نام و نشان نہیں ملا۔ ان فوٹوؤں کی مدد سے علماء اثریات نے اپنا کام جاری کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ

یہ مجسمہ عیسائیت کے ابتدائی آثار کا آئینہ دار ہے۔ مقدس پطرس کا سٹیچو ہے اور مقدس پطرس ایک تخت (کرسی) پر بیٹھے ہیں۔ ایک ہاتھ میں کلید ہے۔ اور دوسرا ہاتھ برکت دینے کے لئے اوپر اٹھایا ہوا ہے۔ ڈاڑھی اور سر کے بال گھنے اور گھنگھریالے ہیں۔ عمر پختہ۔ قد میانہ۔ لباس فاخرہ۔

۱۹۴۳ء میں BENJAMAN ROLAND نے پطرس کے اس پیکر تصویر پر تحقیق پیش کی۔ اس مقالہ کا عنوان ہے۔

"ST PETER IN GHANDHRA AN EARLY CHRISTIAN STATUETTE"

دوسرا قابل ذکر مقالہ روما کے جرنل "دی ایسٹ اینڈ ویسٹ" جلد ۴ نمبر ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا۔ جس کا عنوان حسب ذیل ہے۔

"THE STATUETTE OF ST PETER DISCOVERED AT CHARSADDA"

مؤخر الذکر مقالہ کی فوٹو کاپی برٹش میوزیم لائبریری سے حاصل کی گئی جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ چارسدہ سے ملنے والا چھوٹا مجسمہ روما میں مقدس پطرس کے مزار پر نصب شدہ بڑے مجسمہ سے ایک حد تک مشابہ ہے دونوں کانسی کے بنے ہوئے ہیں۔ دونوں کی تصویریں مذکورہ جرنل میں آمنے سامنے شائع کر دی گئی ہیں۔ اور بحث کا بازار گرم ہے کہ

روما کا مجسمہ چارسدہ آیا تو کیسے۔ اگر نہیں آیا تو مشابہت کی وجہ کیا ہے؟

چارسدہ کا مجسمہ بہرحال قرون اولیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ روم والا مجسمہ قرون وسطیٰ کا ہے۔ چارسدہ والی مورتی جیسا کہ مقالہ نویس نے لکھا ہے۔

"انڈو افغان خطہ میں عیسائیت کے پھیلنے کا یہ ایک منفرد ثبوت ہے۔"

تاریخ کلیسا سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر میں ہندوستان کے شمال مغرب میں عبرانی نسل کے عیسائی موجود تھے۔ ان کے پاس عبرانی انجیل بھی تھی۔ تیسری صدی کے کتبات ایران میں اس علاقہ کے عیسائیوں کو ناصرہ کہا گیا۔ روما کا مجسمہ قرون وسطیٰ کے آخری دور کا ہے۔ اب کھینچ تان کر یہ ثابت کیا گیا کہ روما کا مجسمہ پانچویں صدی کا ہے۔ اس لئے ہو نہ ہو اس مجسمہ کی مورتی روم سے چارسدہ پہنچائی گئی۔ مجھے اس سے اختلاف ہے۔ اس ساری بحث میں اس امر کو مد نظر نہیں رکھا گیا کہ ایک پیکر تصویر مدراس کے نواح میں بھی مقدس توما کے مزار سے ملا ہے۔ پرتگیزوں نے ۱۵۲۲ء میں مزار کو کھودا۔ ایک پتھر کی لوح برآمد ہوئی۔ اس پر ایک باریش بزرگ کی تصویر کندہ ہے۔ عصر حاضر کے علماء نے یہ بتایا کہ یہ تصویر مقدس توما کی ہے۔ پطرس اور توما کے پیکر تصویر کا مقابلہ کیجئے۔ پطرس کے ہاتھ میں کلید ہے۔ توما کے ہاتھ میں انجیل ہے۔ ● پطرس نے دوسرا ہاتھ برکت دینے کے لئے اٹھایا ہوا ہے۔ توما نے بھی ایک ہاتھ اٹھایا ہوا ہے۔ ● پطرس کے بال گھنے اور گھنگھریالے ہیں توما کی دراز ریش ہے۔ ● دونوں پختہ عمر کے اور فاخرہ لباس میں ملبوس ہیں۔ توما کا مزار مسلمہ طور پر مدراس کے نواح میں مائیلا پور میں ہے۔ توما کے پیکر تصویر کے لئے ملاحظہ ہو۔

CHRISTAN INDIA

BY F·A PLATTNER

P. 29·30

شہادت انجیل

انجیل میں لکھا ہے کہ پطرس کو آسمانی بادشاہت کی کنجیاں دی جائیں گی۔ (متی ۱۶/۱۹) اس لئے پطرس کے ہاتھ میں چابیاں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک اور بات بھی انجیل میں ہے۔ علماء اثریات نے جسے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی ہجرت کی طرف اشارہ کیا تو

"شمعون پطرس نے اس سے کہا اے خداوند تو کہاں جاتا ہے یسوع نے جواب دیا کہ جہاں میں جاتا ہوں۔ اب تو تو میرے پیچھے نہیں آ سکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئے گا۔"

(یوحنا ۱۳/۳۶)

حضرت مسیح وقتاً فوقتاً ہجرت کے اشارے کرتے۔ ان اشارات سے یہود نے بجا طور پر ایک نتیجہ اخذ کیا وہ پکار اٹھے

"یہ کہاں جائے گا کہ ہم اسے نہ پائیں گے۔ کیا یہ ان کے پاس جائے گا جو غیر قوموں میں پراگندہ ہیں۔"

(یوحنا ۷/۳۵)

ایک تاریخی حقیقت

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صلیبی حادثہ سے نجات پا کر حضرت مسیح رومی حکومت کی حدود سے باہر نکل گئے تھے

فرات کے پار پارتھی مملکت شروع ہوتی تھی۔ یہاں جا بجا بنی اسرائیل آباد تھے۔ اس خطہ میں آ گئے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ کی تلاش میں سفر دور دراز پر روانہ ہو گئے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رابرٹ گریوز اور جوشوا پوڈرو کی کتاب جیزز ان روم)

صلیبی واقعہ کے بعد پطرس کنعان میں سرگرم عمل رہے۔ دس گیارہ سال گزرے تھے کہ قید خانہ میں ڈال دیئے گئے۔ وہاں سے فرار ہو گئے۔ انجیل میں ہے۔

"پطرس روانہ ہو کر دوسری جگہ چلے گئے۔" (اعمال ۱۲/۱۷)

انطاکیہ کا ذکر ہے پہلے وہاں گئے۔ (مکتوب پولوس غلاطیوں ۲/۱۱)

"فرات کو پار کی مملکت پارتھیا میں گھومتے رہے۔" (اعمال فلپ)

بابل میں پہنچے وہاں ایک برگزیدہ خاتون اور پطرس کا شاگرد مرقس بھی موجود تھا ان کا سلام ایک خط میں بھیجتے ہیں۔ انجیل میں یہ مکتوب شامل ہے۔" (پطرس کا مکتوب اول ۵/۱۳)

اس کے بعد پطرس کے بارے میں تاریخ کا مستند حصہ خاموش ہے۔ باقی زندگی پردۂ اخفاء میں ہے۔ ۱۹۴۵ء میں مصر کے آثار سے قرون اولیٰ کے ناسٹک فرقہ کی اناجیل اور صحیفے برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں ایک صحیفہ پطرس اور حواریوں کے بعد از صلیب تبلیغی سفر پر مشتمل ہے۔ صلیبی واقعہ کے بعد کا ذکر ہے۔ ایک دور دراز اور نہایت دشوار گزار سفر کے دوران پطرس اور دوسرے حواریوں کو حضرت مسیح پہلے موتیوں کے ایک سوداگر اور پھر حکیم حاذق کے بھیس میں ملے پطرس اور حواری اپنے آقا کو پہچان نہیں سکے حضرت مسیح نے پطرس کو نام لے کر بلایا۔ پطرس سن کر چونک اٹھا۔

آپ کو میرے نام کا کیسے پتہ لگا۔ یہ نام میں نے ہی رکھا تھا پطرس! مسیح نے جواب دیا۔ پھر کہا "تیرے نام کا رکھنے والا ہوں۔ مجھے پہچان لو۔" یہ کہہ کر بہروپ الگ کر دیا۔ پیچھے سے ان کا آقا نکل آیا۔ (ناگ حمادی لائبریری ان انگلش ص ۲۶۵ تا ۲۷۰)

ٹیکسلا میں عیسائیت

قرون اولیٰ کی کتاب اعمال توما ہے کہ سب سے اول ٹیکسلا میں بعض لوگوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔ بادشاہ گوندوفر

اور اس کے خاندان کے افراد اور مصاحب توما حواری کے عقیدت مند ہو گئے۔ توما کے بعد کلیسا کے لوگ حضرت مسیح کی پناہ میں آگئے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ۱۹۷۴ء میں ہے۔

ابتدائی عیسائی روایت ہے کہ توما رسول ٹیکسلا میں آئے تھے جبکہ یہاں پارتھی حکومت تھی۔

یہ خیال کہ کنعان سے نکل کر پطرس ۲۵ سال تک روم میں رہے غلط ثابت ہو چکا ہے۔ لیکی کی کتاب " اے مینوئل آف بائیبل ہسٹری " کا ایک ورق درج ذیل ہے۔

" پطرس کی سرگزشت کا پتہ لگانا مشکل کام ہے۔ جو روایت یہ بتاتی ہے کہ وہ شہنشاہ نیرو کے عہد میں روم گیا اور وہاں انہی دنوں میں جب پولوس قتل ہوا وہ بھی مارا گیا۔ ایک پرانی روایت ہے۔ لیکن اب عموماً غلط سمجھی جاتی ہے۔ اس کے مقابل یہ خیال زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلسطین کو چھوڑ کر وہ پارتھیا اور خصوصاً میسوپوٹامیہ میں انجیل سناتا رہا۔ اس خطہ میں بہت سے یہودی آباد تھے جو جلاوطن قبائل کی اولاد تھے۔ ان لوگوں کے درمیان رسول کا کام کرنے کا بہت موقعہ ملا ہوگا۔ گویا وہ اسی قدیم شہر (بابل) میں یا اس کے کہیں آس پاس رہتا تھا۔"

صلیب کے بعد توما حواری کہاں گیا۔ بلیکی لکھتے ہیں۔

" ممکن ہے توما نے بنی اسرائیل کے منتشر اسباط کی پیروی افغانستان تک کی ہو۔ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ افغان انہی کی اولاد ہیں اور نا ممکن نہیں کہ وہاں سے وہ ہندوستان بھی آیا ہو۔ اور یوں وہ روایت جو اسے رسول ہندوستان بتاتی ہے درست ہو۔"

ایک اور شہادت

عصر حاضر میں ایک کتاب " کرسچینز اینڈ کرسچینٹی ان انڈیا اینڈ پاکستان " کے نام سے لندن سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف پی تھامس ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

" یہ یقینی امر ہے کہ توما رسول نے خشکی کے راستے شمال مغربی ہندوستان کے بادشاہ گوندوفرس کی سلطنت کی طرف سفر اختیار کیا۔ اور اس کی مملکت کو انجیل کے پیغام سے روشناس کرانا شروع کیا۔ .... اس زمانہ میں فارس اور افغانستان میں یہود کا ایک معتد بہ حصہ آیا تھا۔ جو کہ اپنے وطن سے جلاوطن ہونے کے بعد یہاں آکر بس گیا تھا۔ توما رسول اپنے ہم وطن قبائل میں آمد مسیح کی خوشخبری سنانے کے لئے مضطرب تھے۔ اس لئے وہ سب سے پہلے اس حصہ ملک میں وارد ہوئے۔ آج بھی پاک و افغان سرحد کے کئی قبیلے اسرائیل النسل ہونے کا دعوے رکھتے ہیں۔"

(ص ۲۱)

بھوشیہ پران میں ہے کہ عیسیٰ مسیح ہمالہ دیش میں دیکھے گئے۔ راجہ شالباہن نے ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں محبت و صداقت اور تزکیہ قلوب کی تعلیم دیتا ہوں۔ ایک الہامی صحیفہ کی دعائیں ان کی زبان پر تھیں۔ پھر لکھا ہے کہ بنی اسرائیل بھی ادھر آباد ہو گئے تھے۔ یہ سارا جگت ان سے بھرا ہوا ہے۔

اس پس منظر میں بات کسی قدر واضح ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ توما اور حضرت مسیح کی طرح پطرس بھی گندھارا میں آئے ہوں۔ چارسدہ سے ملنے والے پطرس کے مجسمہ کو اس پس منظر میں دیکھنا چاہیئے۔

گندھارا آرٹ

جس چیز کو آج کل گندھارا آرٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ دراصل آرین۔ یونانی ساکا۔ پارتھی۔ اور کشان تہذیبوں کا نچوڑ ہے۔ گندھارا آرٹ کا مرکز یوں تو ٹیکسلا تھی لیکن اس کی جڑیں پشاور۔ چارسدہ۔ مردان سوات۔ افغانستان حتی کہ وسط ایشیا تک پھیلی ہوئی تھیں۔ گندھارا کے یونانی بدھسٹ (GRACCO BHUDHIST) آرٹ میں روم کے یونانی آرٹ کا امتزاج بھی ہونے لگا تھا (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ۱۹۷۴ء زیر لفظ گندھارا آرٹ)

اس طرح یہ آرٹ مشرق و مغرب کی صنعت کاریوں کا خوبصورت نمونہ بن گیا۔ گندھارا کے اہم شہر چارسدہ سے ملنے والے مجسمہ میں رومی صنعت کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ روم سے چارسدہ میں لایا گیا۔ یہ مجسمہ گندھارا میں تیار ہوا۔ کیونکہ آثار سے ظاہر ہے کہ غالباً مقدس پطرس اپنے آقا کے نقش قدم پر اس خطہ میں وارد ہوئے تھے۔

یہ کہنا کہ یہ مجسمہ ہو بہو روم والے مجسمہ کی نقل ہے درست نہیں ہے۔ فرق بالکل واضح ہے۔

— چارسدہ والے مجسمے میں پطرس کے ہاتھ میں ایک چابی ہے روم والے میں دو۔ پطرس کو چابیاں دینے کا وعدہ ہے نہ کہ ایک چابی دینے کا

— روم والے مجسمے میں گردن لمبی ہے۔ یہاں اس کے برعکس

— روم والا مجسمہ نسبتاً دراز قد آدمی کا ہے۔ چارسدہ والا مجسمہ میانہ قد ظاہر کرتا ہے

— روم والے مجسمہ میں کندھے اونچے ہیں۔ چارسدہ والے میں بیٹھے ہوئے۔

— روم والے مجسمہ میں جسم متوازن ہے چارسدہ والے میں فربہ

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اور بھی فرق ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ روم والے مجسمہ کی نقل نہیں۔ چارسدہ والا مجسمہ گندھارا آرٹ کا آئینہ ہے۔

ایک امکانی صورت اور بھی ہے جو قابل غور ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح میانہ قد، کشادہ سینہ والے تھے۔ ان کے بال گھنگھریالے تھے۔ مکاشفات یوحنا عارف میں ہے کہ مسیح قدوس اور برحق ہے اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے (۳/۷) ہو سکتا ہے کہ چارسدہ کے مجسمہ ساز نے پطرس کی نہیں بلکہ مسیح کی تمثال بنائی ہو۔ اس لئے زیادہ چابیوں کی بجائے ایک دکھائی گئی۔ قد لمبے کی بجائے میانہ ہے، سینہ کشادہ بال گھنے اور گھنگھریالے کیا یہ حضرت مسیح کا حلیہ ہے؟

واللہ اعلم بالصواب

ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے سپرد ایک عظیم الشان کام ہے۔ ہم نے اسلام کی عظمت اور اسکی برتری دنیا کے تمام مذاہب پر ثابت کرنی ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ان سے ہو سکے وہ اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ دشمن کے اعتراضات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے وہ تو عداوت اور دشمنی کے جوش میں بیہودہ اعتراضات کرتا ہی رہے گا۔ ہاں اپنے نفس کی اصلاح سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم اس کے دین کے خدمتگزار ہوں تو بشریت کی وجہ سے جو غلطیاں ہم سے سرزد ہونگی اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں معاف کر دیگا۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کو دنیا کی نگاہ میں کبھی ذلیل نہیں کر سکتا۔ بشری کمیاں انبیاء میں بھی ہوتی ہیں۔ پس اگر ایسی غلطیاں خدمت دین کے ساتھ ہوں۔ تو خدا ان پر گرفت نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حبشی کو اپنا وہ بچہ کس قدر خوبصورت نظر آتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے موٹے موٹے ہونٹ ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں غلاظت بھری ہوتی ہے۔ اور شکل نہایت بھیانک اور ڈراؤنی ہوتی ہے۔ پھر اگر ایک حبشی اپنے میلے کچیلے اور بدصورت بچہ کی تحقیر نہیں کر سکتا بلکہ اسے اپنے دل کا ٹکڑا سمجھتا ہے۔ تو کس قدر نادان ہے وہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ گو ہم خدا تعالیٰ کے دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے روحانی فرزند بن جائیں۔ وہ پھر بھی ہماری بعض غلطیوں کی وجہ سے ہمیں دھتکار دے گا۔ وہ ہمیں دھتکارے گا نہیں بلکہ اپنے سینہ سے لگائے گا اور ہماری کمزوریوں اور خطاؤں سے چشم پوشی کرے گا۔ ہاں اپنے طور پر انسان کو یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آئے۔ اگر وہ اپنی طرف سے ان خطاؤں اور کمزوریوں پر غالب آنے کے لئے پوری جدوجہد اور سعی کرتا ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جو زمین پر گرتا اور پھر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح ایسے بچہ کو باپ نہایت پیار کے ساتھ اپنے گلے لگا لیتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی اپنے اس بندے کو اپنے قرب میں جگہ دیتا اور خود اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیتا ہے۔ پس کمزوریوں اور خطاؤں پر غالب آنے کی کوشش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن کی محبت پیدا کرے اور اپنے دین کی محبت پیدا کرے۔ اپنے رسول کی محبت پیدا کرے اور ہمیں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا سکیں اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی کمزوریوں پر غالب آئیں اور اپنی خطاؤں کو دور کر سکیں لیکن اگر باوجود ہماری کوشش کے پھر بھی ہم میں کوئی عیب یا گناہ رہ جائے تو وہ اپنے فضل سے ہمیں بخش دے۔ اور ہمارے دشمن کو ہم پر غالب آنے کا موقعہ نہ دے" (سیر روحانی جلد اول ص ۱۰۲-۱۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادگی بڑی نعمت ہے

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوئٹہ

سادگی میں آرام اور دلی اطمینان ہے یہ زیادہ الجھنوں اور پریشانیوں سے بچاتی ہے اور سادگی کی عادت پر لطف ہوتی ہے اس لئے اس میں ہی زندگی کا مزہ ہوتا ہے اس کے برعکس تکلف کی عادت اتنی گھناؤنی ہوتی ہے کہ اس میں مبتلا افراد جلد ہی تھک جاتے ہیں۔ گو تکلف بھی عارضی خوب صورتی ہوتی ہے وہ بھی ظاہری طور پر۔ مگر اندرونی طور پر از حد تکلیف دہ ہوتی ہے۔

اس بارہ میں حضرت ذوقؔ کا ایک شعر زبان زد خلائق ہے جو اس مفہوم کو نہایت سادہ الفاظ میں بیان کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ:- ؎

"اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے"

تکلف کے مرض میں عموماً مالدار اور دولت مند لوگ پھنستے ہیں وہ بناوٹ اور تکلف کرتے ہیں اپنے آپ کو بہت بڑا اور معزز ثابت کرنے کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ دراصل اتنے بڑے اور معزز وہ ہوتے نہیں۔ اس لئے وہ جلد ہی ناکامیوں کا سامنا کرتے ہوئے اپنے ہم عصروں میں ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔ انجام کار تلخ زندگی گزار کر بڑی حسرت کے ساتھ اس دنیا کو الوداع کہتے ہیں۔ مگر سادگی اپنی نظیر آپ ہوتی ہے اس عادت کو اختیار کرنے والے عام طور پر نیک و صلحاء لوگ ہوتے ہیں۔ ان کے کلام میں سادگی ہوتی ہے وہ دل سے نکلتی ہے اور دلوں کو موہ لیتی ہے اور ان کی حرکات و سکنات و عادات سادگی سے پر اور تکلف سے دور ہوتی ہیں۔ اس واسطے ان کا دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اب بطور نمونہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی چند ایک احادیث درج ذیل کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"انی لاقوم فی الصلوٰۃ اریدان اطوّل فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوّز فی صلوٰتی کراھیۃ ان اشق علی امّہ"

(بخاری جلد اول باب من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی)

یعنی بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں مگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اپنی نماز کو اس خوف سے کہ کہیں بچہ کی ماں کو مشقت میں نہ ڈال- مختصر کر دیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کس سادگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بچے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتے ہیں۔

آج کل کے صوفیاء و علماء تو شاید ایسے قول کو اپنی ہتک سمجھیں کیونکہ اس بات کے اظہار میں اشارۃً ہیں کہ ہم نماز میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ خبر ہی نہیں رہی۔ ہمارے پاس ڈھول بھی بجتے رہیں تو ہمیں کچھ خیال نہیں آتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرح نہ تھے کیونکہ آپ کی عظمت تو پہلے سے بڑی تھی نہ کہ ان لوگوں نے آپ کو بڑا کر کے معزز بنایا تھا۔ دوسری حدیث اس بارہ ہے جو کہ ابو سعید الانصاریؓ سے روایت ہے کہ:-

کان رجل من الانصار یقال لہ ابوشعیب وکان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاماً ادعو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعھم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک دعوتنا خامس خمسۃ وھذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال بل اذنت لہ۔

(بخاری جلد ۲۔ کتاب الاطعمۃ)

ایک شخص انصاریوں سے جس کا نام ابوشعیب تھا اس کا ایک غلام قصائی کا پیشہ کیا کرتا تھا۔ اسے اس نے حکم دیا کہ تو میرے لئے کھانا تیار کر تا کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤں۔ پھر اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہلا بھیجا کہ حضورؐ کی اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے۔ جب آپؐ اس کے ہاں چلے گئے تو ایک آدمی بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپؐ اس کے ہاں یعنی گھر پہنچ گئے تو اس سے کہا تم نے ہم چار آدمیوں کو بلوایا تھا۔ یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گیا۔ اب بتاؤ کہ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اجازت ہے تو آپؐ اس سمیت اندر چلے گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپؐ نے کس بے تکلفی سے سارے معاملہ کو طے کر لیا۔ اگر کوئی اور آپؐ کی بجائے ہوتا تو شاید وہ چپ رہتا یا یہ خیال کرتا کہ اگر ایک آدمی زائد ہو گیا تو کیا ہو جائے گا یا اپنے عالی مرتبہ ہونے کی وجہ سے احتراماً کوئی اعتراض نہ کرے گا۔

سو آپؐ نے نہایت بے تکلفی سے معاملہ کو پیش کر کے عملی ثبوت دے دیا کہ بے تکلفی اور سادگی ہی انسان کے لئے نہایت بابرکت ہے۔

پس ہمیں بھی سادگی اختیار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کا شرف حاصل کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین!

زیادہ خوشکن نتائج کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقف جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خاص تحریک ہے اس کے کام میں اتنی وسعت نہیں لیکن اس کے نتائج بڑے خوشکن نکل رہے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ دینی تعلیم و تربیت اور اصلاح و ارشاد کے کام کو وسعت دینے کیلئے اور نتائج کو زیادہ خوشکن بنانے کے لئے جہاں نیم شبانہ دعاؤں کی ضرورت ہے وہاں زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بھی موقع ہے۔ لہذا تمام احباب سے گزارش ہے کہ اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے براہ مہربانی دیگر چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقف جدید کی ادائیگی کی رفتار بھی تیز فرمائیں۔ سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم بلاتاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر دیں اور دفتر بالغان و دفتر اطفال کی علیحدہ علیحدہ اسم وار تفصیلات دفتر ہذا کو ارسال فرما دیں۔

(ناظم مال۔ وقف جدید ربوہ)

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی وفات

مجالس خدام الاحمدیہ کی تعزیتی قراردادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس (منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء) اپنے نائب صدر محترم محمد شفیق صاحب قیصر کی اچانک وفات پر گہرے رنج اور تاسف کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم سلسلہ کے بے نفس اور انتہائی مخلص کارکن تھے۔ نہایت خلیق۔ ملنسار اور صاحب عزم تھے۔ تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کے جلیل القدر عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود بے حد منکسر المزاج واقع ہوئے تھے۔ انھوں نے بچپن میں ہی اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی تھی اور تا دم آخر خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد پر پختگی قلب کے ساتھ قائم رہے۔ اور اسی خدمت سلسلہ کے دوران انھوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

محترم محمد شفیق صاحب قیصر سلسلہ کے فدائی اور خلافت کے عاشق اور شیدائی تھے۔ ان کا یہ تعلق ان کی عام گفتگو سے بھی ہر لمحہ ظاہر ہوتا رہتا تھا۔

ہم قائدین خدام الاحمدیہ لاہور شہر و ضلع اور اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اس حادثہ جانکاہ پر دلی ہمدردی اور گہرے رنج و غم کے جذبات کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کے ضعیفہ والدین، ان کی محترمہ اہلیہ اور ان کے بچوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ غم ان کا نہیں ہمارا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے خدا کا قرب ان کو حاصل ہو۔ جنت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ان کی جگہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (اللّٰھم آمین!)

(ہم اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

فیصل آباد

مورخہ ۲۹/۳/۱۹۷۹ء اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کا یہ ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم جناب محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی ناگہانی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد۔ مکرمی جناب محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی ایک حادثہ میں وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ ۱۹۵۱ء سے مجلس خدام الاحمدیہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اور وفات سے قبل آپ نائب صدر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بھی بیرون ملک خدمات انجام دے چکے تھے۔

آخری وقت میں بھی آپ امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں جماعتی امور سرانجام دینے کے لئے برما اور رنگون کے سفر پر روانہ ہوئے اور وہاں ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے قرب میں جوار رحمت سے نوازے اور محترمہ بیگم صاحبہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

○

مختلف لجنات اماء اللہ میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے امسال سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

احمد نگر ضلع جھنگ، بدوملہی ضلع سیالکوٹ، بشیر آباد (سندھ) بھاٹی گیٹ لاہور، بھیرہ ضلع سرگودھا، پیچی ضلع پشاور، پھرچیچی ضلع تھرپارکر (سندھ)، تھاہلی ضلع تھرپارکر (سندھ)، چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا، چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک ۱۰۳ شمالی ضلع سرگودھا، چک ۳۲/۲ ج ب ضلع فیصل آباد، جہلم، حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ، خانپور ضلع رحیم یار خان۔ خوشاب ضلع سرگودھا، دھرم پورہ لاہور، ڈیرہ غازی خان، ربوہ، رسالپور ضلع پشاور۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور، قصور، قمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) کراچی قیادت ۱۶، ۲۱، ۶، کرشن نگر لاہور، کلی ضلع جھنگ کنری ضلع تھرپارکر (سندھ) کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گوجرخان ضلع راولپنڈی۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) محمود آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) مردان، نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر (سندھ) نواب شاہ (سندھ) حلقہ ۱، ۲،

ناصرات الاحمدیہ کراچی۔ گوجرانوالہ، لاہور [illegible]۔

(آفس سیکرٹری)
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مارکیٹنگ کمیٹی سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد رفیع صاحب ولد شیخ محمد شفیع صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳/۲۱ واقع محلہ دارالنصر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ قطعہ مذکورہ مکرم احمد دین صاحب ولد امام الدین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ کے نام منتقل کئے جانے پر میرے علاوہ درج ذیل ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ پلاٹ مذکور احمد دین صاحب کے پاس فروخت کر دیا گیا ہے (۱) نسیم رفیع صاحبہ، (۲) شمیم رفیع صاحبہ (۳) توقیر احمد صاحب۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳/۲۱ مکرم احمد دین صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(۲) مکرم منور احمد منصور صاحب باٹا ڈو گوجر تحصیل و ضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری خدا بخش صاحب ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳/۱۸ محلہ دارالصدر ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء ان کے ہیں:۔

(۱) آمنہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) عصمت علی صاحب نسیم (۳) اختر علی صاحب (۴) صفدر علی صاحب (۵) مظفر احمد صاحب (۶) مبشر احمد صاحب (۷) ناصر احمد صاحب (۸) زبیدہ سلطانہ صاحبہ (۹) ثریا بیگم صاحبہ پسران و دختران مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور مرحوم کے تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے ان کا حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا۔ میرے داماد عزیزم مطلوب احمد کے پتہ کا اپریشن یکم اپریل کو النور ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ احباب اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(صوبیدار ریٹائرڈ راجہ محمد مرزا خان۔ میڈیکل ہال ربوہ)

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۷ اپریل تا ۱۰ مئی ۱۹۷۹ء کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں!

مہتمم تربیت
(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ جنوری تا مارچ ۱۹۷۹ء

شعبۂ امداد طلبہ مستحق نادار طلبہ کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس لئے اس کے اخراجات عطایا اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبۂ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے ماہ جنوری تا مارچ ۱۹۷۹ء میں دس روپے یا اس سے زائد رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں بہترین جزا دے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ عطیہ جات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔
- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔
- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- حضرت مولوی محمد الدین صاحب
- محترم ڈاکٹر ایم اے ظفر صاحب
- محترم ماسٹر عطا محمد صاحب ربوہ
- محترم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
- محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاسٹی مرحوم
- محترمہ امینہ عنایت صاحبہ کراچی۔
- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
- محترم مرزا محمد عثمان صاحب
- محترم مولوی سلطان محمود انور صاحب
- " ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کوٹک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب خالد کرک شہید۔
- مرزا انور رشید احمد
- محترم الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب کراچی
- محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی۔
- ماڈرن موٹرز کراچی
- محترم چوہدری منیر نواز صاحب لاہور
- " حکیم حفیظ الرحمن صاحب ربوہ۔
- محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی۔
- محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی۔
- محترم محمد سلیم صاحب کیپٹن ریٹائرڈ کراچی
- محترم میجر عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ ربوہ
- " نصیر احمد صاحب ربوہ۔
- " چوہدری نصیر احمد صاحب سرگودھا
- " محمد طفیل صاحب دولم کاہلواں
- " صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ
- " قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ربوہ
- محترم غلام محمد صاحب ربوہ
- " چوہدری اللہ بخش صاحب ربوہ
- " ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب
- محترمہ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب لاہور چھاؤنی
- محترمہ بیگم صاحبہ کرنل رشید احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
- محترم عبداللطیف صاحب بھکر
- " عبدالمجید صاحب رحیم یار خان
- " سلطان احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔
- " چوہدری عبدالشکور صاحب ملتان
- محترمہ بیگم صاحبہ مکرم عارف زمان صاحب ربوہ
- محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
- محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ ربوہ

(باقی)

تقریب رخصتانہ

میری بھانجی عزیزہ نصرت جہاں ملک ایم۔ایس سی۔ کیمسٹری بنت ملک محمد مستقیم کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیزم ارشاد اللہ خان سیال سول جج ابن محترم مہر بشیر محمد سیال ریٹائرڈ سیشن جج مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو عمل میں آئی۔ نکاح اسی روز مکرم میجر منظور احمد صاحب امیر جماعت ساہیوال نے دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر
سابق ایڈیٹر الفضل
ربوہ

ضرورت قاری

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک مستعد حافظ جو قرأت بھی جانتے ہوں بطور استاد ضرورت ہے۔ الاؤنس حسب قواعد دیا جائے گا۔ خدمت قرآن کا نادر موقع ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ (مع تفصیل تجربہ و عمر وغیرہ) کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں یا وقت چونکہ کم ہے ۲۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو انٹرویو ہوگا اس لئے اپنی درخواستوں کے ساتھ انٹرویو کے لئے اسی روز آٹھ بجے صبح جامعہ احمدیہ میں تشریف لے آویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دعائے نعم البدل

برادر محترم محمد امان اللہ صاحب کا لڑکا اور مولوی غوث محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیلیے ضلع شیخوپورہ کا پوتا عزیزم زبیر احمد بعارضہ ٹیٹنس (Tetanus) میو ہسپتال لاہور میں چودہ دن زیر علاج رہنے کے بعد ۱۱ اپریل ۱۹۷۹ء کو عمر چوبیس دن برضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دو بچیوں کے بعد برادرِ محترم کا یہ پہلا لڑکا تھا۔ اس لئے والدین اور لواحقین کے لئے یہ سانحہ بہت صدمہ کا باعث بنا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والدین اور لواحقین کو صبر و رضا کی راہوں پر استقامت بخشے اور والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

محمد ثناء اللہ انجم۔ ایم۔ اے (کیلیے)
نائب قائد ضلع شیخوپورہ

ضرورت چوکیدار

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک مستعد چوکیدار کی ضرورت ہے۔ فوجی پنشنر کو ترجیح دی جائے گی۔ صحت اچھی ہو اور تعلیم کم از کم پرائمری ہو۔ الاؤنس حسب قواعد تحریک جدید دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ لے کر خود پیش ہوں۔ انٹرویو مورخہ ۲۸ اپریل ۱۰ بجے صبح دفتر جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبدالماجد آف لاہور کی سب سے چھوٹی بچی عزیزہ عابدہ گل کو بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معصوم بچی کو کامل شفایابی عطا فرمائے اور علاج کے دوران پیدا ہونے والے برے اثرات سے محفوظ رکھے اور لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اللہ تعالیٰ میرا اور میرے بچوں کا ہمیشہ حامی و ناصر رہے۔

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی کے خسر مکرم عبدالرحمن صاحب مالیر کوٹلوی ان دنوں شدید بیمار ہیں اور یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد صادق ندیم۔ ندیم بکڈپو گولبازار ربوہ)

۳۔ خاکسار عرصہ دراز سے درد جوڑوں اور تبخیر معدہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ کمزوری بڑھ گئی ہے۔ قارئین الفضل، جملہ احباب کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ صحت دے اور انجام بخیر ہو۔ آمین۔

(حاجی شیخ دوست محمد کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

۴۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(نور الدین خوشنویس محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

جماعتِ احمدیہ گیمبیا کے پانچویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

افتتاحی اجلاس کی صدارت ملک کے نائب صدر ہز ایکسی لنسی موسیٰ کمارا صاحب نے کی

وزیرِ اطلاعات، متعدد ممبرانِ پارلیمنٹ، نیشنل اسمبلی کے سپیکر اور دیگر سربر آوردہ حضرات کی شرکت

بانجل (گیمبیا، مغربی افریقہ)۔ مبلّغ انچارج گیمبیا مکرم داؤد احمد حنیف صاحب بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ:۔
جماعتِ احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کا پانچواں جلسہ سالانہ جو گیمبیا کے دار الحکومت بانجل میں ۱۳ اپریل کو شروع ہوا تھا تین روز جاری رہنے کے بعد ۱۵ اپریل کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض گیمبیا کے نائب صدر ہز ایکسی لنسی جناب موسیٰ کمارا صاحب نے ادا فرمائے۔ اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ صاحب صدر ہز ایکسی لنسی موسیٰ کمارا صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں گیمبیا میں جماعتِ احمدیہ کے قیام کے بعد مختصر عرصہ میں تعلیم اور صحتِ عامہ کے میدانوں میں اس جماعت کی خدمات اور کارناموں کو بہت سراہا اور اسے خراجِ تحسین پیش کیا۔

جلسہ میں گیمبیا کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے سینکڑوں احمدی احباب کے علاوہ گیمبیا کے وزیرِ اطلاعات، متعدد ممبرانِ پارلیمنٹ نیز قومی اسمبلی کے سپیکر اور بعض اہم قومی شخصیات نے بھی شرکت فرمائی۔ مزید برآں جماعتِ احمدیہ سینیگال کا ایک نمائندہ وفد بھی جو پندرہ احباب پر مشتمل تھا جلسہ میں شریک ہوا۔

ریڈیو گیمبیا نے خبروں کے قومی بلیٹن میں نہ صرف جلسہ کے انعقاد کی پیشگی خبر نشر کی بلکہ مختلف اجلاسوں کی روداد پر مشتمل خبریں بھی باقاعدگی سے نشر کرتا رہا۔

اس بابرکت موقع پر بفضل اللہ تعالیٰ آٹھ افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواستِ دعا

برادرم مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب جنرل مینیجر پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی وصدر حلقہ پشاور روڈ راولپنڈی کا ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو فوجی فاؤنڈیشن ہاسپٹل میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا رفیق احمد۔ دار الصدر۔ ربوہ)

(۲) میرے والد محترم چوہدری رستم علی صاحب کو تقریباً تین ہفتے قبل جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ عام طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ مزید علاج کے لئے اب انہیں لیاقت میڈیکل سول ہسپتال حیدرآباد میں داخل کروایا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بازو میں اب کافی حرکت آگئی ہے البتہ ٹانگ میں ابھی تک کوئی حرکت نہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور بیماری کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

(حیدر علی ظفر مربی سلسلہ نزیل حیدرآباد سندھ)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"تمام مجالسِ خدام کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے"

مجالس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے تربیتی کلاس ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی میں اپنے نمائندے ضرور بھجوائیں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ وہ اُس دن سے غنی ہے جب اُسنے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا ... جب تمہارا سخی، جب تمہارا دیالو، جب تمہارا بخشنہار رب تمہارے دروازے پر آکر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِ نظر ہوتا ہے۔"

عہدیداران اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی بروقت وصولی فرمائیں۔ کوشش کریں کہ کسی فرد کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے محمد امین خالد کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد ۹ اپریل ۱۹۷۹ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطاء الرحمٰن نام تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ نومولود مکرم ماسٹر نور احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

(محمد یعقوب کاتب اڈہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

ایک اہم مقالہ

مکرم عبد الرحمٰن صاحب شاکر آج مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۹ء بروز منگل شام پانچ بجے جامعہ ہال میں ایک مقالہ بعنوان "ملا و اہل" پڑھیں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

لئیق احمد طاہر
جنرل سیکرٹری طلبائے سابق جامعہ احمدیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کوٹھے، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ